

1816 - یتیموں کی جائداد وغیرہ کی زکاة کے مال سے اصلاح کرنا

سوال

میری کفالت میں کچھ یتیم بچے ہیں ان کا والد کچھ برس قبل فوت ہو گیا تھا، اور ان کی آمدن پنشن ہے جو ساڑھے تین ہزار ریال ماہانہ ہے، ان برسوں میں میرے پاس بہت زیادہ رقم جمع ہو گئی ہے، جن میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ ریال زکاة کے ہیں، تو کیا میں ان کے لیے زکاة لینے سے رک جاؤں، اور جو زکاة کا مال میرے پاس موجود ہے اس کا کیا کروں؟

اور اگر ہاوسنگ ادارے کی جانب سے ان کی کوئی بلڈنگ ہو جس پر دو لاکھ چالیس ہزار باقی ہو تو کیا میں بری الذمہ ہونے کے لیے اس رقم سے ادائیگی کرسکتا ہوں؟

اور اگر انہیں بلدیہ کی طرف سے کوئی زمین الاٹ ہوئی ہو تو کیا اس رقم سے ہم اس کی چار دیواری کر سکتے ہیں؟

پسنیدہ جواب

الحمد لله.

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کے لیے حلال نہیں کہ ان یتیم بچوں کے پاس اگر ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مال ہے تو آپ زکاة کی رقم لیں، کیونکہ زکاة تو فقراء اور مساکین کے لیے ہے، نہ کہ یتیموں کے لیے، اور ان کے غنی اور مالدار ہونے کے باوجود آپ نے جو زکاة کا مال اکٹھا کیا ہے اگر تو آپ ان کے مالکان کو جانتے ہیں تو انہیں واپس کر دیں، اور اگر ان کا علم نہیں رکھتے تو مالکان کی جانب سے صدقہ کی نیت کرتے ہوئے صدقہ کر دیں، کیونکہ آپ نے ان سے زکاة کی نیت سے مال حاصل کیا ہے۔

اور وہ مال جو آپ نے پنشن کا جمع کیا ہے، اس میں آپ کو جو چیز زیادہ بہتر معلوم ہو وہ کریں۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر بہتر طریقہ سے .

اور ہاؤس بلڈنگ کے قرض کے بارہ میں عرض ہے کہ آپ کو علم ہے کہ وہ قسطوں میں ادا کرنا ہے، لہذا آپ اس کی قسطیں ادا کرتے رہیں، اور میت اس سے بری ہے، لیکن وہ قسطیں جو اس کی موت سے قبل آئیں اور اس نے انہیں ادا نہیں کیا، لیکن وہ اقساط جو اس کی موت کے بعد والی ہیں ان سے میت بری ہے، کیونکہ وہ جائداد سے تعلق رکھتی ہیں، اور جائداد وراثہ میں منتقل ہو چکی ہے، لہذا یہ قسطیں بھی انہیں سے وصل کی جائیں گی، نہ کہ زکاة



سے ادا ہونگی، کیونکہ ان کے پاس اتنا مال ہے جس سے یہ قسط ادا کی جا سکے۔